288

یا اُمِ ابیہاؑ یا فاطمہ زہراؑ

زہراؑ ادب ادیب دعا کی کتاب ہے
زہراؑ شریکِ کارِ رسالت مآبؐ ہے
زہراؑ امامِ وقت کی آنکھوں کا خواب ہے
زہراؑ کے واسطے سے دعا مستجاب ہے

رب جہاں جو رازِ نہاں کھولنے لگا
قرآن فاطمہؑ کی زباں بولنے لگا

قرآن فاطمہؑ کے تکلم کا نام ہے
قرآں زبانِ زہراؑ سے محوِ کلام ہے
قرآں دلِ بتولؑ میں کرتا قیام ہے
قرآں کا نسلِ زہراؑ پہ ہر دم سلام ہے

بیعتِ نبیؐ میں دامنِ ایمان میں رہا
قرآں ردائے زہراؑ کے جزدان میں رہا

قرآں کی بات بات میں زہراؑ کا تذکرہ
تطہیر کا کہیں کہیں مذکورِ ھل اتیٰ
ذکرِ کساء کہیں کہیں کوثر کہا گیا
صدیقہؑ طاہرہؑ کبھی خیرالنساؑ کہا

کتنی بلند پایہ تھی بیٹی رسولؐ کی
قرآن پہ تھی فرض تلاوت بتولؑ کی

288

کیا اوجِ فاطمہؑ کی فضیلت بیان ہو
اللہ کی زبان جہاں مدح خوان ہو
قدموں پہ جسکے آسماں جھک کر کمان ہو
جس کے سبب بڑھی ہوئی قرآں کی شان ہو
مخفی خدا تھا فاطمہؑ پہچان بن گئی
نکلی جو بات منہ سے وہ قرآن بن گئی

قرآن فاطمہؑ کے قصیدے کا نام ہے
قرآن فاطمہؑ کے عقیدے کا نام ہے
قرآن فاطمہؑ کے جریدے کا نام ہے
قرآن فاطمہؑ کے وظیفے کا نام ہے
شبیرؑ نطقِ زہراؑ میں لب کھولنے لگا
رحلِ سناں پہ رب کی طرح بولنے لگا

یہ ذوالفقار کیا ہے سہیلی بتولؑ کی
ہمراز ہے یہ تیغ اکیلی بتولؑ کی
بعدِ نبیؐ محب ہے یہ پہلی بتولؑ کی
یہ پیستی ہے ساتھ میں چکی بتولؑ کی
جب لوٹتی ہے جنگ سے اعداء کو مار کے
رکھتی ہیں فاطمہؑ اِسے صدقہ اُتار کے

288

اُتری ہے آسمان سے قرآن کی طرح
نوری ہے یہ بھی مظہرِ ایمان کی طرح
حیدرؑ کو مانتی ہے دل و جان کی طرح
یہ بے وفا نہیں ہے مسلمان کی طرح
دشمن علیؑ کا آئے اگر فیل کی طرح
رکھ دیتی ہے جلا کے ابابیل کی طرح

تحفہ ہے یہ علیؑ کو خدائے قدیر کا
میزان ہے جہاد میں ظرف و ضمیر کا
مرقد میں گر عدو ہو جنابِ امیرؑ کا
کرتی ہے کام قبر میں منکر نکیر کا
نفرت ہے اِسکو دشمنِ آلِ رسولؐ سے
یہ انتقام لے گی عدوئے بتولؑ سے

باغِ فدک کے چوروں کو پہچانتی ہے یہ
سارے ثقیفہ سازوں کو بھی جانتی ہے یہ
کثرت کو فوج کی کہاں گردانتی ہے یہ
ہاں پتھروں سے درِ نجف چھانتی ہے یہ
قلبِ بتولؑ جس نے دکھایا جہان میں
اُس کا نہیں ٹھکانہ زمیں آسمان میں

288

دو تین لوگ اِس کے غضب سے جو بچ گئے
پیشِ نظر تقاضے تھے حکمِ امامؑ کے
آنسو لہو کے نیام میں پینے پڑے اِسے
ورنہ درِ بتولؑ پہ جو آگ لائے تھے
ناپاک سر تنوں سے گراتی زمین پر
گرتی مثالِ برق نسب کے کمین پر
کیا کچھ نہیں کیا تھا خلافت کے زعم میں
نابینا ہو گئے تھے حکومت کے زعم میں
بدمست ہو گئے تھے وہ طاقت کے زعم میں
پاکیزگی کو چھوڑا نجاست کے زعم میں
آئی نہ شرم کھا کے نمک بھی رسولؐ کا
بدنسل بھول بیٹھے تھے احساں بتولؑ کا
آیا رسولؐ زادی کو پھر حیدریؑ جلال
چہرہ ہوا غضب سے درونِ کساء جو لال
قرآن کی زبان میں خطبہ دیا کمال
حاکم کا نام لے کے کہا سن او بد خصال
تجھ میں نہ ظرف ہے نہ حیا نہ تمیز ہے
باغِ فدک تو میری کنیزوں کی چیز ہے

288

پیدا ہوا ہے لفظِ سخاوت ہمارے گھر
میں بخش دیتی باغِ فدک مانگتے اگر
نعلینِ پا سے کم ہے یہ دنیا کا مال و زر
اللہ کا سلام ہے آلِ رسولؐ پر
لے جاؤ باغ میری طرف سے یہ بھیک ہے
ہم پر درود اُس کا ہے جو لاشریک ہے
چاہوں تو حکمِ رب سے یہ دربار جل اُٹھے
چاہوں تو سانس لینے کی مہلت نہ مل سکے
خوش ہو رہے ہو باغِ فدک مجھ سے چھین کر
مردہ شتر کے چمڑے کو کھا کر پلے بڑھے
عابد بنے ہوئے ہو جہالت کے باوجود
خود ساختہ سخی ہو خیانت کے باوجود
تم نے گزاری مالِ غنیمت پہ زندگی
پھر بھی گئی نہ دین کی ایماں کی مفلسی
بچپن سے کفر ساز رہے اور سازشی
سازش تمہاری بزمِ ثقیفہ میں کھل گئی
کہنے کو فدا کارِ نبیؐ دو جہاں تھے
یہ تو بتاؤ اُن کے جنازے میں کہاں تھے

رضوانِ خلد کون ہے دربانِ فاطمہؑ
گلدستۂ جناں میں ہے ریحانِؑ فاطمہؑ
سردارِ خلد کون دل و جانِ فاطمہؑ
جنت مکیں ہیں کون محبانِ فاطمہؑ
تفسیر اور معنیِ کوثر بتولؑ ہے
زہراؑ کتابِ حق کا مکمل اصول ہے